Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

A Contemporary Study of The Problem Facing the Halal Food Market and Their Solutions in The Light of Sirat E Tayyaba

حلال فوڈ مارکیٹ کو درپیش مسائل کا عصری مطالعہ اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ان کا سد باب

Zumara Iqbal
Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad.
Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi Director
Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad.

Abstract

The Halal industry, which is essential to ensure compliance with Islamic dietary and lifestyle principles, faces numerous challenges that affect its integrity and growth. This paper highlights the multifaceted challenges facing the halal industry and suggests possible solutions to address these issues. Among the key challenges identified are certification and standardization issues, inadequate regulatory framework, cross Concerns about pollution, and the complexities of global supply chains are included. Additionally, consumer awareness, transparency in labeling, and the need to increase traceability in halal products are key challenges for the industry's reputation. Proposed solutions include establishing and enforcing a strong regulatory framework to ensure consistency and adherence to halal standards. Collaboration between industry stakeholders, governments and religious authorities is critical to streamlining the certification process and harmonizing standards globally. The implementation of modern technologies, such as block chain and traceability systems, can increase transparency and traceability throughout the supply chain, which alleviates concerns about cross-contamination. This paper emphasizes the importance of cooperation, transparency and technological innovation to overcome challenges within the halal industry. By addressing these issues, the industry can enhance its reputation, ensure compliance with halal norms, and increase consumer confidence globally.

Keywords: Concept of Halal and Haram in Islam, Prospects and Concerns of Halal Food, Minhaj Nabawi and Halal Industry, Study of Halal industry challenges, Problems faced by the Halal industry and their solutions.

تمہید

اسلام ایک ایسا ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جو کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں ہماری کامیابی و کامرانی کا سبب بنتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌO إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاء وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ﴾[1]

"اے لوگو! زمین میں موجود حلال اور پاک خوراک کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہیں چلنا، وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔ وہ تمہیں برائی اور بدکاری کی طرف بھیتر کرتا ہے اور اس پر کہہ دینا کہ جس چیز کی تم کو معلوم نہیں، اللہ کی خلاف باتیں کہو۔"

اللہ تعالیٰ نے حلال چیزوں کو استعمال کرنے اور حرام سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیشک کہ حرام کی طرف چلنا شیطان کا راستہ ہے اور شیطان چونکہ ہمارا کھلا دشمن ہے اس لیے اللہ نے فرمایا کہ شیطان تو تمہیں بدکاری، بے حیائی اور حرام کی طرف ہی دعوت دے گا مگر متقی اور پرہیزگار لوگ اس سے ہر ممکن بچنے کی کوشش کریں گے۔

اس موضوع پر ہونے والا سابقہ علمی کام

حلال و حرام کا تصور اور حلال فوڈ مارکیٹ کے فروغ کے رجحانات اور اس میں درپیش مسائل اور پھر ان مسائل کا حل موجودہ دور کی ضرورت ہے جس پر غور و فکر کرنا ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ اس موضوع پر کیا جانے والا سابقہ علمی کام ایک مقالہ **"حلال انڈسٹری سے متعلق تحقیقی مقالات (جلد اول)"**[2] **مفتی یوسف عبدالرزاق** کا ہے۔ جس میں انہوں نے حلال سرٹیفکیشن اور پاکستان میں حلال کا رائج نظام پر ایک بحث کی۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

حلال انڈسٹری کے بڑھتے ہوئے رجحانات اور ان کے حل کے لیے تحقیقات اور مقالات کی بہت ضرورت ہے۔ یہاں کچھ موضوعات کا ذکر کیا جارہاہے جو اس موضوع پر ریسرچ اور تحقیقات کی جاری ضرورت کو ظاہر کرتے ہیں: حلال فوڈ مارکیٹ میں ان کوششوں کی ضرورت ہے کہ کونسے فوڈز اصلی طور پر حلال ہیں اور ان کی تصدیق کیسے کی جاسکتی ہے۔ اس پر تحقیقات اور معیاری انتہائی ضروری ہیں۔ محلی حلال فوڈ صنعت کی ترویج اور اس کے استقامت کے لیے ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس کے لیے مختلف اقدامات اور سیاستی تدابیر کی ضرورت ہے جو تحقیقات کے ذریعے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔ حلال فوڈ مارکیٹ کو متعلق اقتصادی مسائل بھی ہیں جیسے کہ مختلف فہرستوں اور منافع کی حساب کتاب، مالیت اور توزیع کے مسائل، اور انڈسٹری کے سیاستی معاملات۔ حلال انڈسٹری کی اصولیت اور شرعی فتاوی کے حوالے سے بھی بحث کی ضرورت ہے۔ اس موضوع پر تحقیقات اور مقالات سے انسانوں کو صحیح راہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے۔ حلال انڈسٹری کی ترقی اور تشویشوں کو حل کرنے کے لیے اجتماعی اور ثقافتی پہلوان پر بھی ریسرچ کی ضرورت ہے۔ قرآن اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں حلال فوڈ مارکیٹ کے اہمیت اور اس کی معاشرتی، معاشی اور اخلاقی فوائد کو سامنے لاتے ہوئے اس حوالے سے تحقیقات کرنا اہم ہے۔ ان موضوعات پر تحقیقات اور مقالات کی بنیاد پر حلال انڈسٹری کی فلاح و بہبود کی راہ کو روشن کیا جاسکتا ہے اور اسے معاشرتی، مذہبی اور اخلاقی اصولوں پر مبنی بنیادوں پر مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔

اب ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں اور اس موضوع میں بیان کیے گئے عنوانات کو زیر بحث لاتے ہوئے حلال و حرام کے تصور پر اور حلال فوڈ انڈسٹری کو درپیش چیلنجز اور اسلامی لحاظ سے حلال و حرام کی اہمیت اور ہمارے ملک میں حلال فوڈ مارکیٹ کو جو خطرات یا مشکلات درپیش ہیں ان پر بحث کرتے ہیں۔

حلال و حرام

حلال ایک فقہی اصطلاح ہے اس میں ایسی چیز کو شامل کیا جاتا ہے جس کو عقل اور شریعت کی نگاہ میں جائز اور غیر معیوب کہا جاتا ہے۔ بعض فقہی ماخذ میں "حلال" اور "مباح" کو مساوی ہی جانا جاتا ہے لیکن ان دونوں میں فرق ہے۔ حلال کا تعلق ان احکام سے ہے جو بلاواسطہ مکلفین کے افعال پر لاگو نہیں ہوتے اور اس کا معنی بھی مباح سے زیادہ عام ہوتا ہے کیونکہ ہر مباح حلال ہوتا ہے لیکن ہر حلال مباح نہیں ہوتا۔

اسلام میں حرام کی تعریف اور ان کی حرمت کا اظہار بہت واضح طریقے سے کیا گیا ہے۔ حرام ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جن کی استعمال یا عمل مخصوص شرعی احکام کے خلاف ہوتا ہے اور ان کا استعمال شرعاً ممنوع ہوتا ہے۔ اسلامی فقہ میں، حرام کو فرض کے برابر ہونے کی صورت میں مستخلف احکام کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ مسلمانوں کو ان کی پیروی کرنے کی ہدایت ملے۔ حرام کی اصطلاح فرض یا لازم کے برابر ہوتی ہے، جس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔ ایسی چیزوں کو حرام قرار دیا جاتا ہے جن کی حرمت قرآن اور حدیثوں سے ثابت ہوتی ہے، جیسے کہ خون، حرمت والدین کی نافرمانی، سور کا گوشت، شراب، جوا، بدکاری، مردار، سود، غیبت، جھوٹ، ناحق قتل وغیرہ۔ مسلمانوں کو ان حرام چیزوں سے بچنے کی سخت تربیت دی جاتی ہے اور ان کی پرہیزگاری کی ہدایت دی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص بلا عذر ان حرام چیزوں کو استعمال کرے یا ان کی حرمت کو نہ مانے، تو اس کو فاسق اور سزا کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔ اسلامی فقہ میں، حرام کو نافی اور انکار کرنے والے کو شرعاً فاسق اور معاصی قرار دیا جاتا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں حلال و حرام

اسلام کی آمد سے قبل لوگ بہت سی گمراہیوں کا شکار تھے ان میں ایک حلال و حرام کا معاملہ بھی تھا۔ اہل عرب میں حلال و حرام کا کوئی فرق موجود نہ تھا ان میں یہ سب کچھ بہت عام تھا جس میں شراب نوشی، بدکاریاں، سود کھانا، جوا کھیلنا، زناکاری، حرام کھانا یہ سب کچھ بہت معمولی سمجھا جاتا تھا اور بہت عام تھا۔ اسکے علاوہ بیٹیوں کو زندہ درگور کردینا، قتل وغارت، رشتوں کا تقدس پامال کرنا، خونی رشتوں کی بے حرمتی، عورتوں کو ان کے شوہروں کے ساتھ زندہ جلادینا، عورتوں کے ساتھ بدسلوکی ہر طرف عام تھی۔ اسکے علاوہ حلال چیزوں میں سے بہت سی چیزوں کو خود انہوں نے اپنے اوپر حرام کررکھا تھا جن میں کھیت، چوپائے اور دوسری بہت سی چیزیں شامل تھیں جن کو قرآن مجید میں اسطرح بیان کیا گیا ہے:

﴿وَ قَالُوۡا ہٰذِہٖۤ اَنۡعَامٌ وَّ حَرۡثٌ حِجۡرٌ ٭ۖ لَّا یَطۡعَمُہَاۤ اِلَّا مَنۡ نَّشَآءُ بِزَعۡمِہِمۡ وَ اَنۡعَامٌ حُرِّمَتۡ ظُہُوۡرُہَا وَ اَنۡعَامٌ لَّا یَذۡکُرُوۡنَ اسۡمَ اللّٰہِ عَلَیۡہَا افۡتِرَآءً عَلَیۡہِ ؕ سَیَجۡزِیۡہِمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ﴾[3]

اور وہ کہتے ہیں: "یہ چارپائے اور دانہ (غلہ) ہے جو کھائی نہیں جاتی، مگر جن کا ہماری خواہش کے مطابق بنایا جاتا ہے"، اور ان چارپائے کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے اور ان چارپائے کی زندگی کو بھی ہم نہیں یاد کرتے، بلکہ وہ اللہ کا نام ان پر بے بنیاد بہانہ بناکر کہتے ہیں۔ ان کو ان کی افترا وبے بنیاد باتوں کا بدلہ دیا جائے گا۔ وہ جو کچھ بناتے ہیں ان کے لئے۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

زمانہ جاہلیت میں عرب معاشرت میں ایسی بہت سی خرابیاں موجود تھیں، جیسا کہ غنا کی تشویش، زنا، شراب کی شربت، انسانوں کے غریب کرنے وغیرہ۔اس دور میں لوگ حلال اور حرام کی سمجھ میں غلطی کرتے تھے۔ وہ حرام کو حلال اور معیوب ہونے کی حکمت سمجھتے اور حلال کو بھی حرام قرار دیتے تھے۔اس سب کے نتیجے میں معاشرت میں بگاڑ اور فساد پیدا ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بگاڑ اور جاہلیت کے دور کو ختم کرنے کے لئے اپنے پیغمبروں کو فراست دی اور انہیں راہنمائی کی۔ وہ لوگوں کو حلال طریقہ زندگی اور ان کی روزی کے بارے میں تعلیم دیں اور حرام کو ممنوع قرار دیں۔اس طرح لوگوں کو صاف و پاک راستوں کی سمجھ میں آگاہ کیا گیا اور معاشرت میں بگاڑ کو ختم کیا گیا۔

اسلام میں حلال و حرام

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور انبیاء کو ہمیں اُن کی رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ان کی ذاتیت، علم، اور عمل کے ذریعے وہ ہمیں اللہ کی راہنمائی کی طرف بلاتے رہے۔ انبیاء کی وصیتیں اور احکامات ہمیں حلال اور حرام کی تشخیص کرنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ حلال چیزوں کو استعمال کرنا بھی عبادت کا حصہ ہے۔اس کے ذریعے ہم اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ حرام چیزوں سے بچنا بھی ایک عبادت ہے، کیونکہ حرام چیزیں ذاتیت کی علی حرمت کو متاثر کرتی ہیں اور انسان کو دنیا و آخرت میں مشکلات میں ڈالتی ہیں۔ مومن اور متقی بننے کے لئے، ایک شخص کو سب سے پہلے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ کون سی چیزیں حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں۔اسلام نے ہمیں بہت سی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، جو کہ قرآن مجید میں بیان شدہ ہیں۔ان موارد کا پالنا اور ان محدودیتوں کی پاسداری کرنا، ایک مومن کی بنیادی ضرورت ہے جو اللہ کی رضا اور آخرتی فلاح کی راہ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ-وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِؕ-وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ﴾ 4

"اے ایمان والو! اپنی کمائیوں کا نیکیوں میں سے خرچ کرو اور ارضیاتی چیزوں میں سے بھی، جو ہم نے زمین سے تمہارے لیے نکالی ہے۔اس ناپاک (خبیث) کو نہ چھوئو جس کو خرچ کرنے کا ارادہ کرو، بہر حال تم اس کو اخذ نہیں کر سکتے مگر اس صورت میں کہ تم اس میں راضی ہو جاؤ، اور جان لو کہ اللہ غنی اور حمید (حمد و ثنا کے لائق) ہے۔"

اسلام میں حلال اور حرام کی شناخت اور ان کی پیروی کی ترغیبات کو بیان کرتا ہے۔ حلال کمائی اور اس کو حلال طریقے سے خرچ کرنا اسلامی معاشرت کی ایک اہم بنیاد ہے۔ اسلام نے مالکیت کے حقوق کی حفاظت کی ہے اور دوسرے لوگوں کے مال میں سے ناحق طور پر کچھ لینا یا ان پر قبضہ کرنا کو سختی سے منع کیا ہے۔اسلامی معاشرت میں امن، عدل، اخلاقیت، اور حقوق کی احترام کی بنیاد پر ہر انسان کو اپنے مال کے حقوق کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص حرام مال حاصل کرے گا اور اس سے (اپنی ضرورت میں) خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہیں ہوگی، اور اگر اس مال سے صدقہ دے گا تو
(عند اللہ) قبول نہیں کیا جائے گا، اور ترکہ میں اس مال کو چھوڑ کر مرے گا تو وہ (مال) اس کیلئے جہنم کا توشہ ہوگا"[5]

اسی طرح مسلم شریف کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ "بغیر پاکیزگی کے نماز قبول نہیں ہوتی، اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا"۔[6]

اسلام میں حرام کمائی اور حرام کھانے کی قبولیت نہیں ہوتی، اور حرام کمائی سے دیا گیا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ان حدیثوں اور قرآنی آیات کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ حلال کمائی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ رزق حلال کمانے اور اسے کھانے والا شخص جنتی ہے، چونکہ وہ اللہ کی رضا کی راہ میں اپنی کمائی کو حلال طریقے سے کماتا ہے اور اسے حلال چیزوں پر خرچ کرتا ہے۔ حلال رزق حاصل کرنے اور اسے استعمال کرنے سے انسان کی زندگی معاشرتی، اخلاقی اور دینی لحاظ سے بہتر ہوتی ہے اور اس کی دنیا و آخرت دونوں میں برکت بھرپور ہوتی ہے اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص پاکیزہ یعنی حلال چیز کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔"[7] یہ فرمانِ مبارک آپ ﷺ کی روشنی میں حلال چیزوں کے استعمال اور سنتوں کی پیروی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ حلال اور پاکیزہ رزق کا استعمال نہ صرف انسان کی دنیاوی زندگی میں بلکہ اخروی زندگی میں بھی برکت لاتا ہے۔اس طرح کے عمل کرنے والے افراد جنت میں داخل ہونے کے لائق ہوتے ہیں، اور ان کا عمل ان کے لئے انتہائی پر اہمیت رکھتا ہے۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

رزقِ حلال کھانے والے کی دعائیں قبول ہوتی ہیں چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے نبی کریم سے عرض کی کہ یارسول اللہ ! آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعواۃ بنادے (یعنی میری سب دعائیں قبول ہوں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لقمۂ حلال اپنے لئے لازم کرلو تو مستجاب الدعوۃ ہوجاؤ گے۔"[8] اسلام میں باطل اور ناجائز طریقوں سے دوسروں کا مال کمانا، چاہے وہ جھوٹ، دھوکہ، چوری، سود، رشوت یا دیگر حرام وسائل کے ذریعے ہو، حرام ہے اور اس میں حرام خوری کی ہر صورت داخل ہوتی ہے۔ اسی طرح، حرام کاموں یا حرام معاوضے کی صورت میں بھی اسلام میں سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ ایسی عملیات جو دوسرے کے حقوق کو نقصان پہنچاتی ہیں یا غیر اخلاقی اور قانونی اصولوں کے خلاف ہوتی ہیں، انہیں اسلامی شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دوسروں کا ناحق مال کھانے کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا۝ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾[9]

"جو لوگ یتیموں کے مال کو ظلم سے کھاتے ہیں، بے شک وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں۔ اور وہ عمل کرتے ہیں، جو زیادہ ملا، یعنی آگ کی طرح، جل رہا ہے۔"

جیسا کہ قرآن مجید میں یتیموں کا مال کھانے اور ظلم کرنے کے بارے میں جہنم کی سخت وعید دی گئی ہے بالکل اسی طرح آپ ﷺ نے بھی ناجائز مال پر قبضہ کرنے اور ناحق کسی پر ظلم کرنے اور ناجائز مال ہڑپنے پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور اس کے بارے میں بہت سخت احکامات صادر فرمائے۔

آپ ﷺ نے مال کمانے اور تجارت میں لین دین کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"تجارت میں جھوٹ بولنے والے اور عیب چھپانے والے کے کاروبار سے برکت مٹادی جاتی ہے۔"[10]

مندرجہ بالا احادیث اور قرآنی آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے حلال کمانے اور حرام سے بچنے کے لیے ہر راستہ بتلایا اور وعیدیں سنائی ہیں۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جو شخص غلہ کی گرانی میں کوشش کرتا ہے اور نرخ میں دخل اندازی کر کے غلہ کا بھاؤ مہنگا کر دیتا ہے تو ایسا شخص اس قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تہہ میں ڈالے۔"[11]

اسلام نے حلال کمائی کو نہایت اہمیت دی ہے اور حرام کمائی کی نفرت کا اظہار کیا ہے۔ حلال اور حرام کے درمیان فرق کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے، اور حلال رزق کو مستحب اور مقبول قرار دیا گیا ہے۔ حلال کمائی کی برکتوں اور نیکیوں کی بہاؤ اور حرام کمائی کے بداثرات کی وضاحت کی گئی ہے۔ حلال کمائی سے کمانے والا شخص اپنی زندگی میں بہتری اور سکون حاصل کرتا ہے، اور اس کا عمل اجر و ثواب میں بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ اس کی مالی برکتوں کے ساتھ ساتھ، اس کی روحانیت بھی بلند ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں، حلال رزق کمانے والے کو اللہ تعالیٰ کی رضا و قبولیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اصل مسئلہ حلال اور حرام کمائی میں یہ ہے کہ ایک مومن کے لیے ان دونوں کے درمیان فرق نہایت اہم ہے۔ حلال کمائی اور اس کی صافیت، معاشرتی اور اخلاقی بناوٹ کو بہتر بناتی ہے، جبکہ حرام کمائی اور اس کی ناپاکی، اخلاقی قیمتوں کو بہتری کی راہ سے ہلکا کرتی ہے۔ ایک معاشرتی بناوٹ میں، حلال رزق کمانے والے افراد ایک امتیازاتی مقام اختیار کرتے ہیں، جبکہ حرام کمائی کرنے والے افراد معاشرتی بلاوجہ بہتر ہونے کا مزید عامل بنتے ہیں۔ اسلام میں حلال کمائی کی ترغیب اور حرام کمائی سے باز رہنے کی تشویش، ایک بہت اہم اصول ہے، جو انسان کی دنیا و آخرت دونوں کیلئے اہمیت رکھتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں مشتبہ طریقوں سے مال کمانے کی بھی حرمت کی وضاحت کی گئی ہے۔ اگر کسی طریقے سے مال کمایا جائے جس کے حلال اور حرام ہونے میں شک وشبہ ہو، یعنی اس کا حلال ہونا اور حرام ہونا دونوں ممکن ہو، تو ایسی صورت میں اس طریقے سے مال کمانا حرام ہو جاتا ہے۔ اسلام میں اصول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کر رہا ہو اور اس کے حلال ہونے یا حرام ہونے میں شک وشبہ ہو، تو وہ کام چھوڑ دینا بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر شخص اپنے آپ کو اس کام سے دور نہیں رکھ سکتا، تو وہ اپنی آمدنی کو کسی طریقے سے طے کرنے کی بجائے حلال طریقے سے آمدنی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسلام میں مال کمانے کی حرمت کے ساتھ ساتھ مال خرچ کرنے اور انفاق کرنے کی بھی اہمیت ہے، لیکن یہ انفاق بھی حلال مال سے کیا جانا چاہئے۔ حلال مال سے کی جانے والی انفاق میں برکت ہوتی ہے اور اس سے انسان کی زندگی میں خوشیاں بڑھتی ہیں۔؛ چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں، جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ سو جو شخص شبہات سے بچا اُس نے اپنے دین اور آبرو کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ جائے گا"۔[12]

یہ حدیث انسانوں کو ایمانی معیارات کی روشنی میں رہنے کی ہدایت فراہم کرتی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں انتہائی وضاحت ہے کہ کونسی چیزیں حلال ہیں اور کونسی حرام، لیکن ایسی مواقع بھی ہیں جب شبہات یا دھندلی کی صورت میں کچھ چیزیں واضح نہیں ہوتیں۔اسی لئے ہمیں اپنی عقل اور ایمان کا سہارا لینا چاہئے تاکہ ہم اپنے دین اور اخلاقیت کو محفوظ رکھ سکیں۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یاد رکھی ہوئی ہے کہ "جو چیز شک میں ڈالے اُس کو چھوڑ دیا جائے اور اُس چیز کی طرف بڑھا جائے جو شک میں نہ ڈالے؛اِس لیے کہ صحیح چیز میں اطمینان ہوتا ہے اور غلط چیز میں شک ہوتا ہے"[13]

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی کہ روزی حلال طریقے سے کمائی ہے یا حرام سے"[14] بالکل اسی طرح شریعت اسلامیہ نے کسب حلال کو عبادت قرار دیا ہے اور اسکے بے شمار فضائل بیان کیے ہیں جو ہر مسلمان کے لیے سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

حلال فوڈ کے امکانات وخدشات

حلال، ایک عربی اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے "جائز" یا "حلال"، نہ صرف مذہبی اصولوں کے ایک مجموعہ کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ عالمی منڈی کا خاص طور پر کھانے کی صنعت میں ایک اہم حصہ بن گیا ہے۔اسلامی غذائی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے، حلال فوڈ کی دنیا بھر میں مانگ میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے، جو کہ ان کے ثقافتی اور مذہبی عقائد کے مطابق مصنوعات کی تلاش کے متنوع صارفین کی بنیاد کی عکاسی کرتا ہے۔حلال کھانا کا مسئلہ صرف کھانے پینے تک محدود نہیں ہوتا۔اس کی تصدیق اور حفاظت مختلف زمینوں پر مشتمل ہوتی ہے، جیسے کہ غذائی اجزاء کی ترقی اور پیداوار، جانوروں کی دیکھ بھال، غذائی مصنوعات کی تیاری، اور ان کی پیشگوئی و فروخت تک۔حلال فوڈ اور اس کی تصدیق کی قرآنی و شرعی اہمیت ہے، لیکن اس کا مطالعہ اور اطمینان مختلف صنعتی اور تجارتی عملوں کو بھی شامل کرتا ہے۔یہ مسئلہ گیاہ بائیو ٹیکنالوجی، زراعت، ماشیں، اور غذائی مصنوعات کی منصفانہ ترقی اور پیداوار کے مواقعات کو بھی شامل کرتا ہے۔اس لئے، حلال کھانا کا معیاری فراہم کرنے کے لئے مختلف ادارے اور سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں مختلف اقدامات اٹھا رہی ہیں تاکہ عوام کو معیاری حلال غذائیں فراہم کی جاسکیں۔حلال سرٹیفیکیشن کا اطلاق صرف غذائی اشیاء تک محدود نہیں ہوتا۔بلکہ اس کا استعمال کوسمیٹک مصنوعات اور دوسرے اشیاء پر بھی ہوتا ہے جو انسانی جسم سے متعلق ہوتی ہیں۔کسمیٹکل مصنوعات، جیسے کیمیکل اور ٹیکسٹائل مصنوعات، میں استعمال ہونے والے اجزاء کو بھی تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مصنوعات حلال ہوں اور ان کی استعمالیت ایمانداری سے دی جاسکے۔اسی طرح، پانی کو فلٹر کرنے کے لئے استعمال ہونے والے نظامات میں استعمال ہونے والی مواد کی بھی حلالیت کی تصدیق کی جاتی ہے۔یہ سب اقدامات اس مسئلے کی روشنی میں اہم ہیں کہ انسان کی روزمرہ کی چیزیں حلال ہوں اور ان کے استعمال سے کوئی شک وشبہ نہ ہو۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿یَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْؕ-قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُۙ-وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ٘-فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ۪-وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ﴾ [15]

"وہ تم سے کہتے ہیں کہ جو کچھ ان کے لیے حلال ہے، اس کا تمہارے لیے حلال ہوگیا۔تم نے جانوروں کو جھوٹی گواہی دیکر سیکھا ہے، جن کو خدا نے تمہیں سکھایا، تو ان میں سے کچھ جانوروں کو پکڑ کر رکھا، پھر جو کچھ ان پر نام نہیں لیا، اسے تمہیں حرام سمجھا۔اس لئے جو کچھ تمہارے حوالے میں رکھا گیا ہے، اسے کھاؤ اور اللہ کا نام ذکر کرو۔اسی طرح اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔"

حلال فوڈ انڈسٹری کے امکانات کو درج ذیل پہلو سے بیان کیا جاسکتا ہے:

عالمی مارکیٹ کی ترقی:

حلال فوڈ انڈسٹری کے امکانات بہت وسیع ہیں، جس کی وجہ عالمی مسلم آبادی میں اضافہ اور غیر مسلم صارفین میں حلال مصنوعات کی بڑھتی ہوئی ترجیح ہے۔مارکیٹ کی صلاحیت بہت زیادہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ حلال فوڈ روایتی بازاروں سے ہٹ کر بڑی مارکیٹوں، دوکانوں، ہوٹلوں، اور بین الاقوامی تجارت تک پھیلا ہوا ہے۔

ثقافتی انضمام:

حلال فوڈ ثقافتی انضمام، متنوع کمیونٹیز کے درمیان افہام وتفہیم اور تعریف کو فروغ دینے کے لیے ایک خاص پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔حلال طریقوں کی جامع نوعیت مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کو کھانا بانٹنے اور کھانے کے تجربات میں مشغول ہونے کی اجازت دیتی ہے جو مختلف غذائی ضروریات کا احترام کرتے ہیں۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

اقتصادی مواقع:

حلال فوڈ سیکٹر اپنی پیداوار اور تقسیم میں شامل ممالک اور کاروباروں کے لیے اقتصادی مواقع پیش کرتا ہے۔ حلال سرٹیفیکیشن، فوڈ پروسیسنگ، اور برآمدات میں سرمایہ کاری روزگار کے مواقع پیدا کرنے، اقتصادی ترقی اور بین الاقوامی تجارت میں اضافے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

فوڈ انڈسٹری میں جدت:

حلال فوڈ کی مانگ نے فوڈ انڈسٹری میں جدت کو فروغ دیا ہے۔ مینوفیکچررز نئی مصنوعات تیار کر رہے ہیں، تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں، اور حلال صارفین کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ٹیکنالوجیز کو اپنا رہے ہیں، جس سے خوراک کی وسیع تر صنعت میں ترقی ہو رہی ہے۔

سیاحت اور مہمان نوازی:

وہ ممالک اور علاقے جہاں حلال کھانے کی مضبوط پیشکشیں ہیں وہ مسلمان سیاحوں کے بڑھتے ہوئے طبقے کو راغب کر سکتے ہیں۔ مہمان نوازی کی صنعت حلال کی ضروریات کو پورا کرنے، مختلف قسم کے پکوان کے تجربات اور اسلامی اصولوں کے مطابق رہائش کے اختیارات پیش کرنے سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

صحت اور تندرستی فوکس:

حلال کھانا اکثر صفائی اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے، جو کھانے کے استعمال کے صحت اور تندرستی کے پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ معیار اور حفاظت پر یہ زور صحت مند غذائی انتخاب کے خواہاں صارفین کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

اسی طرح حلال فوڈ انڈسٹری میں موجود خدشات کو درج ذیل پہلوؤں کے ذریعے واضح کیا جا سکتا ہے:

سرٹیفیکیشن چیلنجز:

حلال فوڈ انڈسٹری میں ایک بڑی تشویش سرٹیفیکیشن کے عمل کی معیار کاری اور صداقت ہے۔ چونکہ حلال فوڈ انڈسٹری میں معیار کاری کا فقدان ہے اس لیے یہ تمام خطوں میں سرٹیفیکیشن کے معیار اور طریقوں میں تضادات اور الجھن کا باعث بن سکتے ہیں اور حلال لیبل کی سالمیت پر سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔

سپلائی چین کی سالمیت:

سپلائی چین تنظیموں، لوگوں، سرگرمیوں، معلومات، اور وسائل کا ایک نیٹ ورک ہے جو کسی پروڈکٹ یا سروس کی تخلیق اور ترسیل میں شامل ہے تاکہ صارفین کو ختم کیا جا سکے۔ سپلائی چین میں حلال کی حیثیت کو برقرار رکھنا مشکل ہے، خاص طور پر پیچیدہ عالمی سپلائی نیٹ ورکس میں، کراس آلودگی، غلط لیبلنگ، اور ناکافی ٹریس ایبلٹی مصنوعات کی حلال سالمیت کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔

صنعت کی معیار کاری کا فقدان:

صنعت کی معیار کاری کی کمی سے مراد کسی خاص صنعت میں عالمی طور پر قبول شدہ اور مستقل معیارات یا اصولوں کی عدم موجودگی ہے۔ مختلف شعبوں، کاروباروں اور شعبوں میں، مستقل مزاجی، باہمی تعاون اور معیار کو یقینی بنانے کے لیے معیاری کاری بہت ضروری ہے۔ جب صنعت کی معیاری کاری کی کمی ہوتی ہے، تو یہ کئی چیلنجوں اور مسائل کا باعث بن سکتا ہے جو مختلف اسٹیک ہولڈرز کو متاثر کرتے ہیں۔ حلال فوڈ کے لیے عالمی سطح پر قبول شدہ معیارات اور ضوابط کی عدم موجودگی چیلنجز کا باعث ہے۔ مختلف ممالک اور سرٹیفیکیشن اداروں کے پاس حلال کے تقاضوں کی مختلف تشریحات ہو سکتی ہیں، جس سے ایک بکھرا ہوا منظر نامہ بنتا ہے۔

صارفین کا اعتماد اور آگاہی:

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

صارفین کا اعتماد اور آگاہی حلال فوڈ انڈسٹری میں اہم کردار ادا کرتی ہے، خریداری کے فیصلوں کو متاثر کرتی ہے اور انڈسٹری کی ساکھ کو تشکیل دیتی ہے۔ حلال مصنوعات پر صارفین کا اعتماد پیدا کرنا اور اسے برقرار رکھنا شفاف طریقوں اور موثر مواصلات پر منحصر ہے۔ حلال معیارات کے بارے میں ناکافی آگاہی، دھوکہ دہی اور غلط لیبلنگ کے خدشات کے ساتھ، صارفین کے اعتماد کو ختم کر سکتی ہے۔

ثقافتی حساسیت:

اپنے صارفین کے متنوع ثقافتی اور مذہبی پس منظر کے پیش نظر، حلال فوڈ انڈسٹری میں ثقافتی حساسیت انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ صنعت اسلامی غذائی قوانین کی پابندی کے گرد گھومتی ہے، اور ان قوانین سے وابستہ ثقافتی باریکیوں کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا اس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حلال خوراک کی عالمگیریت کے لیے ثقافتی حساسیت کی ضرورت ہے۔ حلال کی حیثیت سے سمجھوتہ کیے بغیر مصنوعات کو مختلف منڈیوں میں ڈھالنا ایک نازک توازن عمل ہو سکتا ہے، جو مقامی رسوم و رواج اور ترجیحات کی باریک بینی کا تقاضا کرتا ہے۔

اخلاقی اور پائیدار طرز عمل:

حلال خوراک کی پیداوار کو اخلاقی اور پائیدار طریقوں سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ جانوروں کی فلاح و بہبود، ماحولیاتی اثرات، اور محنت مزدوری کے منصفانہ طریقوں سے متعلق خدشات پر توجہ دی جانی چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ حلال کھانا نہ صرف مذہبی معیارات پر پورا اترتا ہے بلکہ وسیع تر اخلاقی تحفظات کو بھی پورا کرتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حلال خوراک سے متعلق امکانات اور خدشات معاشی، ثقافتی اور اخلاقی عوامل کے پیچیدہ تعامل کی عکاسی کرتے ہیں۔ عالمی منڈیوں میں ترقی اور انضمام کے لیے صنعت کی صلاحیت کافی ہے، جو کہ صارفین کی متنوع ترجیحات اور حلال مصنوعات کی ثقافتی اور اقتصادی اہمیت کی بڑھتی ہوئی پہچان کے ذریعے کارفرما ہے۔ تاہم، سرٹیفیکیشن، سپلائی چین کی سالمیت، معیار کاری، اور ثقافتی حساسیت سے متعلق خدشات کو دور کرنا حلال فوڈ انڈسٹری کی مستقل کامیابی اور اعتبار کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ اسٹیک ہولڈرز مشترکہ معیارات، شفاف طرز عمل، اور صارفین کی آگاہی میں اضافہ کے لیے کام کرتے ہیں، حلال فوڈ کے امکانات کو ذمہ داری کے ساتھ افراد، کمیونٹیز اور عالمی معیشت کو فائدہ پہنچانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حلال مارکیٹ کے فروغ کے لیے سیرت نبوی کی تعلیمات:

حضرت محمد ﷺ نے زندگی کے ہر شعبہ میں تمام مسلمانوں کے لیے رہنمائی فرمائی اور احکامات الٰہی کی روشنی میں تمام انسانیت کے لیے راہ ہدایت کا ذریعہ بنے اور انسانیت کی ہر ممکن مدد کی اور ان کو صراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کی اور ہر برے فعل سے بچنے کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے اپنی عملی زندگی سے ہی انسانیت کو ایک ایسا سبق دیا جس کی مثال اس کائنات میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کو تمام انسانیت کے لیے باعث نجات بنا کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے اپنے عمل سے اس کو زندگی کے ہر موڑ پر ثابت بھی کیا ہے چاہے وہ حسن سلوک ہو، مہمان نوازی ہو، غریبوں اور بے سہاروں کا معاملہ ہو، لین دین کا معاملہ ہو، تجارتی امور ہو، یا کاروبار کا معاملہ ہو الغرض زندگی کے ہر موڑ پر آپ ﷺ نے ہمارے لیے سبق چھوڑا ہے جسکو اپنا کر ہم اپنی زندگی کو آسان بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [16]

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہر اہم مسئلہ کے لیے راہنمائی فراہم کی ہے، اور انسانیت کے تمام پہلوؤں کو شامل کرتے ہوئے زندگی کے ہر شعبے میں بھلائی اور کامیابی کے راز فراہم کیے ہیں۔ اسلامی تعلیمات اور سیرتِ نبوی ﷺ کو مدنظر رکھتے ہوئے معاشی مسائل کا حل اور زندگی کے مختلف شعبوں میں کامیابی کے لیے راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اسی طرح، اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو حلال رزق اور حلال طریقہ زندگی کی اہمیت سمجھانے کے لیے راہنمائی فراہم کی ہے۔ اس سے ہمیں یہ سیکھ ملتی ہے کہ حلال رزق اور اصولی طور پر ہمیشہ حقیقی کامیابی کی کلید ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام نے تجارت کو ایک اہم پیشہ قرار دیا اور اسے نیکی اور برکت کی راہ میں استعمال کیا۔ تجارت کے ذریعے انہوں نے اپنے اور دوسروں کے روزگار کا ذریعہ فراہم کیا، معاشی ترقی کیلئے اہم کردار ادا کیا، اور انسانیت کے مختلف شعبوں میں روشنی فراہم کی۔ ان کی زندگیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حلال کمائی اور نیکی کے ساتھ تجارت کیا جا سکتا ہے اور یہ ایک بڑا طریقہ ہے جس سے معاشرتی بہتری اور خدمت کی راہ میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔ آج کے دور میں بھی تجارت کے ذریعے حلال کمائی اور نیکی کرنا ایک اہم اور موثر طریقہ ہے جس سے انسان اور معاشرت کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تجارت اور انڈسٹری کی ترقی کے لئے مختلف طریقوں کو بتایا اور انہیں اپنی

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

زندگی میں بھی عمل میں لایا۔انہوں نے سچائی، امانت، ایمانداری، محبت، احسان، اخلاص، اور دیگر نیک خصوصیات کو اپنی تجارتی اور انڈسٹری کاری میں برتاؤ کرنے کی ترغیب دی۔انہوں نے تجارت کے اصول کو مخلصی سے اپنایا اور دوسرے کو بھی انہیں سکھایا کہ کس طرح حلال کمائی اور نیکی کے ساتھ ساتھ معاشرتی بہتری اور ترقی حاصل کی جاسکتی ہے۔انہوں نے انسانوں کو انڈسٹری کی ترقی اور پیشہ ورانہ کاموں کے ذریعے اپنی معاشرتی اور اقتصادی حالات میں بہتری لانے کی ترغیب دی۔آپ ﷺ کی زندگی میں حلال کمائی اور ایمانداری کے ساتھ ساتھ انسانیت، احسان، امانت، اور معاشرتی مسئولیت کے اصول کو عمل میں لانے کا اہم پیغام ہے جو آج کے دور میں بھی ہمیں ترقی اور خوشحالی کی راہ دکھاتا ہے۔

بہترین رزق:

بہترین کمائی انسان کے اپنے ہاتھ سے کی گی کمائی ہے جسے وہ محنت، مزدوری اور تجارت کے ساتھ کماتا ہے۔حضرت مقدامؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی انسان نے اس آدمی سے بہتر روزی نہیں کھائی جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔" آپ ﷺ خود بھی ایک تاجر تھے اور نبوت سے پہلے تک آپ ﷺ تجارت کے پیشہ سے ہی وابستہ رہے۔ آپ ﷺ اکثر و بیشتر بازار بھی جایا کرتے تھے اور ضروری اشیاء کی خرید و فروخت بھی کیا کرتے تھے۔کفار مکہ نے آپ ﷺ پر جو اعتراضات کیے ان میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ :

﴿وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْأَسْوَاقِ﴾[17]

"اور کہتے ہیں: 'یہ کیسے رسول ہے، جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے؟"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ خود کمائی اور محنت سے کمائی کا اہمیت اسلام میں بہت بلند ہے۔حضرت مقدامؓ کی روایت میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی انسان نے اس آدمی سے بہتر روزی نہیں کھائی جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔اس حدیث کے ذریعے اللہ کی رضا اور برکت کا ذکر ہے، جس میں خود کسب کی ہوئی روزی کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ خود بھی تاجر تھے اور ان کا اصل پیشہ تجارت تھا، جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بازاروں میں جاتے اور محنت کر کے کمائی کرتے تھے۔مسلمانوں کو اپنے کاموں کے ذریعے روزی کمانے کی ترغیب دی گئی ہے اور انہیں آمنتداری، امانت، اور شفافیت کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔اس طرح، انسانیت کے مختلف شعبوں میں محنت اور کوشش کر کے کمائی اور روزی کا حصول ایک اہم اصول بنا ہوا ہے۔

لین دین میں نرمی:

ہر مسلمان کو اپنے بھائی کی مدد اور آسانیاں فراہم کرنے کا فرض ہے۔یہ ایک اسلامی اصول ہے جو ہمیں دوسروں کے ساتھ نرمی، شفافیت، اور امانتداری کے ساتھ عمل کرنے پر مبنی ہونا چاہئے۔جب کوئی شخص کچھ خرید رہا ہو یا فروخت کر رہا ہو، اسے اخلاقی اصولوں اور امانتداری کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔یہ عمل ایک بہت بڑا احسان ہے اور اسلام میں اس کی بہت زیادہ ترغیب کی گئی ہے۔یہ عمل برادری اور معاشرتی مواقع میں ہمیں امتنان اور ایکدوسرے کے ساتھ محبت اور احترام کی نمائش کرتا ہے۔اس سے دوسروں کے ساتھ اچھے روابط بنتے ہیں اور امت کی ترقی اور امن وامان کے لئے اہم ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس آدمی سے محبت کرتا ہے جو خرید و فروخت اور ادائیگی میں آسان ہو اور اپنے حق سے کم پر راضی ہو جانے والا ہو''[18]۔

اسلامی اخلاقیات اور انسانیت کے اصول کے مطابق، خریدار اور بیچنے والے دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنا چاہئے۔ان کو ایک دوسرے کے مفاد کو سوچنا چاہئے اور اپنے فائدہ کو اپنے بھائی کے نقصان کی قیمت پر نہیں حاصل کرنا چاہئے۔ایسا کرنا ایک مومن کی اصلی علامت ہے، جو اخلاقی اور انسانی معیارات کو اپناتا ہے اور دوسروں کے حقوق کا خوب احترام کرتا ہے۔

سچ میں برکت اور جھوٹ سے برکت کا اٹھ جانا:

اسلام میں سچائی اور امانت داری کو بہت بڑی قدر دی جاتی ہے، اور انہیں کسی بھی معاملے میں مد نظر رکھنا ضروری ہے۔خرید و فروخت کے معاملات میں بھی، سچائی اور امانت داری کا پرچم بلند رکھنا چاہئے۔حلال انڈسٹریوں اور تجارت میں صرف اس طرح کے معاملات کو سرانجام دینا چاہیے جو سچ و امانت پر مبنی ہوں۔یہی طریقہ کار، ایک معاشرتی اور اقتصادی نظام کو صحیح اور پائیدار بنانے کا راستہ ہے۔حضرت رفاعہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک تاجروں کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ گنہگار ہوں گے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا، نیکی کرتا رہا اور سچ بولتا رہا''[19]۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ تاجروں کو اپنے کاروبار میں امانتداری، ایمانداری، اور سچائی کے ساتھ عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ان کو چاہیے کہ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے کاروبار میں ایمانداری سے کام کریں اور سچائی کا راستہ اختیار کریں۔اس طرح، ان کی نجات قیامت کے دن ہو گی اور وہ اللہ کی رحمت میں شامل ہوں گے۔

۔لین دین میں سچائی اور امانتداری کی بناء پر اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے، جبکہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ایمانداری اور سچائی کے ساتھ کاروبار کرنے والے افراد کو اللہ کی رضا اور برکت حاصل ہوتی ہے، جبکہ جھوٹے اور ناامندار افراد کے کاروبار میں برکت کی کمی ہوتی ہے اور ان کا کاروبار ضائع ہو جاتا ہے۔اس لئے ہمیشہ سچائی اور امانتداری کے ساتھ کام کرنا چاہئے تاکہ اللہ کی رضا اور برکت حاصل ہو سکے۔۔حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”خریدار اور بیچنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو سودا طے کرلیں اور اگر چاہیں تو منسوخ کردیں، اگر وہ دونوں سچ بولیں اور ہر چیز کو کھول کر بیان کریں تو ان کے سودے میں برکت آئے گی اور اگر وہ جھوٹ بول کر اور کسی بات کو چھپا کر خرید و فروخت کریں گے اس میں برکت ختم کردی جائے گی“[20]

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ خریدار اور بیچنے والے کو اختیار ہے کہ وہ سودا کریں یا منسوخ کریں۔اگر دونوں طرف سچ بولیں اور ہر چیز کو کھول کر بیان کریں تو ان کے سودے میں برکت آئے گی۔یہ انصاف اور امانت کی بات کرتی ہے، جہاں دونوں طرف سچائی اور کھلائی کا اختیار ہوتا ہے۔لیکن اگر کوئی جھوٹ بول کر اور کسی بات کو چھپا کر خرید و فروخت کرے، تو اس میں برکت ختم ہو جائے گی۔یہ حدیث امانت دارانہ معاشرتی اور تجارتی اخلاق کی اہمیت کو بیان کرتی ہے اور دونوں طرف کی سچائی اور امانت کو سرانجام دینے کی ترغیب دیتی ہے۔

زیادہ تر انسان خرید و فروخت میں جھوٹ بول کر اور غلط بیانی کر کے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن ایسا کرنے والے افراد کی دنیا و آخرت میں نہیں بلکہ نقصان ہوتا ہے۔ایمانداری اور دیانتداری سے کام کرنے والے افراد کی نیک نامی اور ان کی معتبریت دوسروں کی نظر میں بہت بڑی ہوتی ہے، جو کہ ان کی تجارتی معیشت کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔اسی طرح، انصاف اور امانت کے ساتھ کردار ادا کرنے والے افراد کی تجارتی روزگار میں بڑی ترقی اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ایسے لوگوں کی زندگی میں دنیا و آخرت دونوں میں برکت اور خوشیاں ہوتی ہیں۔

دھوکہ دہی سے بچنا:

حلال انڈسٹری کے فروغ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ دھوکہ دہی سے اجتناب کیا جائے اور خرید و فروخت کے معاملات میں دھوکہ دہی سے بچنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کا گزر غلہ کے ایک ڈھیر سے ہوا۔آپ ﷺ نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کو نمی محسوس ہوئی۔آپ ﷺ نے پوچھا: "اے غلہ بیچنے والے! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! اسے بارش نے تر کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم نے اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے، جو شخص دھوکہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں“[21]۔اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کاروبار میں دھوکہ دینا یا اپنے اصل مال کی حقیقت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھ کر مال کو فروخت کرنا حرام قرار دیا ہے اور اس کا ہمارے نبی ﷺ سے اور دین اسلام سے کوئی تعلق نہ ہے۔

حرام اشیاء کی تجارت:

ہر وہ چیز جسکو شارع نے ممنوع قرار دیا ہے اور جس کا کھانا حرام ہے اس کی تجارت اور خرید و فروخت بھی حرام ہے۔اور اس کی اسلام میں ممانعت ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھالی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے“[22]۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو حرمت میں موضوع چیز کھانے سے روک دیا تھا، مثلاً گوشت کی پرچربی کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ لیکن یہودیوں نے اس پر اعتراض کیا اور اسے حرام بنا کر بیچ دیا۔ اس حرام طریقہ کار کے ذریعے وہ اس حرمت کو ناپسندیدہ طریقہ سے ہر جا کر دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ کارروائی کو مذموم قرار دیا اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام ہو جاتی ہے۔ یہ اصول انصاف وامانت کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے، اور یہ بھی دکھاتا ہے کہ اللہ کی حکمت کی روشنی میں حرمت کی ناپسندیدہ چیزوں کو حلال نہیں سمجھنا چاہئے۔

مثلاً اسلام میں شراب پینا حرام ہے تو اس کا کاروبار بھی حرام ہے، اسی طرح سور کا گوشت حرام ہے تو اس کا گوشت بیچنا بھی حرام ہے اور بہت سے ایسے جانور جو دور حاضر میں دھوکہ سے لوگوں میں حلال بنا کر ان کا گوشت بیچا جاتا ہے جس سے حلال انڈسٹری بہت بدنام ہو چکی ہے جیسا کہ گدھے کا گوشت، کتے کا گوشت، اسی طرح جو چیزیں نشہ آور ہیں وہ اور ان کی خرید وفروخت کرنا اور ان کی قیمت کھانا بھی حرام ہیں۔

ناپ تول میں کمی کرنا:

ناپ تول میں کمی نہ کرنا تجارتی عمل کو بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا حکم دیا ہے:

﴿وَ اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ وَ زِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا﴾[23]

"اور جب تم ناپ لو، تو پورا کرنا۔ اور وزن کو بالکل برابر کرنا اُس وزن کے ساتھ جو درست ہے۔ یہی بہتر اور بھلے تاویل کا ہے۔"

ایک دوسری طرف ارشاد ہوتا ہے جس میں اللہ کے پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴾ [24]

"اور اے میری قوم! مکیال اور ترازو کو انصاف کے ساتھ پورا کرو، اور لوگوں کی چیزوں کو مختصر نہ کرو، اور زمین میں فساد کرنے والوں میں متبادل نہ بنو۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فساد اور ظلم کی مذمت کرتے ہیں، اور انصاف کی بات کرتے ہیں۔ ناپ تول میں کمی کرنا اور لوگوں کو ان کی حقیقی حقوق سے محروم رکھنا اور ان کی مالی حالت کو مختصر کرنا، انصاف کے منافی اور زمین پر فساد برپا کرنے والے عملوں میں آتا ہے۔ اس لئے یہ عمل حرام اور مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

حلال فوڈ مارکیٹ کو درپیش چیلنجز کا مطالعہ اور ان کا حل

اسلامی اصولوں پر مبنی حلال فوڈ مارکیٹ نے موجودہ دور میں نمایاں ترقی کا تجربہ کیا ہے، جس کی وجہ دنیا بھر میں حلال مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مانگ ہے۔ تاہم، یہ ترقی اس کے چیلنجوں کے بغیر ہرگز نہیں ہے۔ یہاں ہم حلال فوڈ مارکیٹ کو درپیش کثیر جہتی چیلنجز کے بارے میں بحث کریں گے اور ان چیلنجز کو کسطرح سمیٹا جا سکتا ہے، جن میں سرٹیفیکیشن کی پیچیدگیوں سے لے کر اخلاقی تحفظات تک شامل ہیں، اور ان سب رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے حکمت عملیوں کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔

سرٹیفکیشن کی پیچیدگیاں:

سرٹیفکیشن کا عمل حلال فوڈ مارکیٹ کی بنیاد ہے، سرٹیفکیشن کا عمل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مصنوعات اسلامی غذائی قوانین کے مطابق ہیں یا نہیں۔ تاہم، یکساں معیارات کی عدم موجودگی اور خطوں میں مختلف تشریحات کاروبار اور صارفین کے لیے یکساں چیلنجز پیدا کرتی ہیں۔ اس کے لیے ایک معیاری عالمی سرٹیفکیشن سسٹم کا قیام بہت ضروری ہے۔ اسلامی اسکالرز، حکومتوں اور صنعتی اداروں کے درمیان تعاون عالمی طور پر قبول شدہ رہنما خطوط کی ترقی، شفافیت اور اعتبار کو فروغ دینے کا باعث بن سکتا ہے۔ سرٹیفکیشن کے عمل کو ہم آہنگ کرنے سے مارکیٹ تک رسائی آسان ہو گی اور صارفین کے اعتماد میں اضافہ ہو گا۔ اس پر عمل کر کے ہم سرٹیفکیشن کی پیچیدگیاں جو کہ حلال انڈسٹری کو درپیش ہو سکتی ہیں ان سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

سپلائی چین کی سالمیت:

موجودہ دور میں سپلائی چین میں حلال فوڈ مارکیٹ کی سالمیت کو برقرار رکھنا ایک نہایت ہی پیچیدہ کام ہے۔ کراس آلودگی، غیر واضح لیبلنگ، اور ناکافی ٹریس ایبلٹی حلال مارکیٹ کی ساکھ کو اہم خطرات لاحق ہیں۔ اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ شفاف سپلائی چین مینجمنٹ کے لیے بلاک چین جیسی جدید ٹیکنالوجیز کو لاگو کیا جائے جو کہ ٹریس ایبلٹی کو بڑھانے میں اہم کردار

ادا کرتا ہے اور آلودگی کے خطرے کو کم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ صارفین کے اعتماد کے لیے ہر مرحلے پر حلال مارکیٹ کے معیارات کی سختی سے پابندی ضروری ہے۔ مضبوط نگرانی اور Auditing سسٹم بھی پوری سپلائی چین کی سالمیت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

حلال مارکیٹ کی معیار کاری کا فقدان:

اس میں کوئی شک نہیں کہ حلال مارکیٹ میں معیاری طریقوں کی عدم موجودگی پیداوار، لیبلنگ اور معیار میں تضادات کا باعث بنتی ہے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کو معیاری طریقوں کے قیام اور فروغ کے لیے تعاون فراہم کرنا چاہیے۔ اس میں حلال مصنوعات کی سورسنگ، پروسیسنگ اور تصدیق کے لیے عام طریقہ کار شامل ہونا چاہیے، جو ایک زیادہ مربوط اور قابل اعتماد صنعت میں حصہ ڈالنے میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ عالمی تجارت اور صارفین کی سمجھ بوجھ کو آسان بنانے کے لیے اور معیاری بنانے کی کوششوں کو بین الاقوامی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے: اس حوالے سے ایک حدیث مبارکہ بھی شامل کی جاسکتی ہے:

﴿طلب حلال واجب علی كل مسلم﴾[25]

ترجمہ: یعنی طلب حلال ہر مسلمان پر فرض ہے۔

صارفین کا اعتماد اور آگاہی:

صارفین کا اعتماد حاصل کرنا اور پھر اس کو ہمیشہ کے لیے برقرار رکھنا خاصا مشکل کام ہے، خاص طور پر دھوکہ دہی اور غلط لیبلنگ جیسے مسائل کے پیش نظر بہت سے صارفین کو اس بارے میں شعور کی کمی ہو سکتی ہے کہ حلال کیا ہے، اور حرام کیا ہے؟ جو ممکنہ الجھن کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے لیے اولین ترجیح ہونی چاہیے کہ صارفین کی بیداری کے لیے مضبوط تعلیمی مہمات ہو۔ واضح اور درست لیبلنگ، دھوکہ دہی سے نمٹنے کی کوششوں کے ساتھ، صارفین کے درمیان اعتماد پیدا کرتی ہے۔ کمیونٹیز کے ساتھ مشغول ہونا اور خدشات کو فعال طور پر حل کرنا بھی صارفین کے اعتماد میں حصہ ڈالتا ہے۔ شفافیت پر مبنی دیرپا تعلقات استوار کرنے کے لیے پروڈیوسرز اور صارفین کے درمیان مواصلاتی چینلز کو مضبوط بنانا بہت زیادہ ضروری ہے۔

اخلاقی اور پائیدار طرز عمل:

حلال مارکیٹ کے لیے اخلاقی اور پائیدار طریقوں کو مد نظر رکھنا اہم ہے تاکہ اس میں عدل اور امانت کی بنیاد رہے۔ یہاں کچھ اہم اقدامات ہیں جو اس مقصد کو حاصل کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں: حلال مارکیٹ کے لیے اخلاقی کوڈ اور اصولات کا تشکیل کرنا ضروری ہے جو صارفین کے اعتماد اور اعتبار کو بڑھاتے ہیں۔ صنعت کاروں، کارکنان، اور سروس فراہم کنندگان کو اخلاقی اور پائیدار طریقوں پر تعلیم و تربیت فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ معیاری اصولوں کا احترام کریں۔ حلال مارکیٹ میں معیاری کونسمر معاہدہ کی تشکیل اور اس کی نگرانی کرنا اہم ہے۔ اس سے مصنوعات کی معیار اور پائیداری کی یقین دہانی ہوتی ہے۔ صارفین کو اخلاقی اور پائیدار محلولات کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا جانا چاہیے۔ ان کو بتایا جائے کہ ان کے فیصلے ان کی آئندہ زندگی اور معاشرتی موازنہ پر کیسے اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ صارفین کو اخلاقی اور پائیداری کی معیاری کی سمجھ کے لیے مشاورتی اور آگاہی کے ذریعے اتنتاع فراہم کی جانی چاہیے۔ صارفین کے فیڈ بیک کو سنا جانا چاہیے اور ان کی خواہشات اور توقعات کو مد نظر رکھا جانا چاہیے تاکہ حلال مارکیٹ ان کی توقعات پر پورا اتر سکے۔ حلال مارکیٹ میں شفاف اور صاف بازاری کے اصولوں کی پیروی کرنا چاہیے تاکہ صارفین کو معیاری اور امین مصنوعات دستیاب ہو سکیں۔ ان تدابیر کو انجام دینے سے حلال مارکیٹ کی اخلاقیت اور پائیداری بڑھتی ہے، جو کہ معاشرتی، محیطی، اور اقتصادی لحاظ سے بہتر ثابت ہوتی ہے۔ اس میں ذمہ دار سورسنگ، ماحول دوست پیکیجنگ، اور مزدوری کے منصفانہ طریقے بھی شامل ہیں۔ ماحولیاتی اور سماجی مسائل کو حل کرنے کے لیے فعال کوششیں صنعت کی ایک مثبت تصویر میں حصہ ڈالنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

تکنیکی انضمام:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیشہ سے حلال فوڈ مارکیٹ جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے میں سست رہی ہے۔ اور یہ ہچکچاہٹ کارکردگی میں رکاوٹ بنتی آرہی ہے اور صارفین کی بڑھتی ہوئی توقعات کو پورا کرنے کی صنعت کی صلاحیت کو محدود کرتی رہی ہے۔ مگر اس چیلنج پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ کوالٹی کنٹرول اور ٹریس ایبلٹی کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) جیسی تکنیکی ترقی کو اپنایا جائے جس سے، کارکردگی کو بڑھایا جاسکتا ہے اور تعمیل کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ٹیکنالوجی کو ویلیو چین میں مربوط کرنے کے لیے تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری طویل مدتی پائیداری کے لیے اہم ہے۔ بالکل اسی طرح تربیت اور تعلیم کے پروگرام مارکیٹ کے شرکاء کو ٹیکنالوجی کو مؤثر طریقے سے قبول کرنے اور فائدہ اٹھانے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

لازمی عمل درآمد:

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

خاص طور پر مسلم ممالک کے اندر اور باہر حلال مارکیٹ میں متنوع اور ابھرتے ہوئے ضوابط کے پیچیدہ منظر نامے پر تشریف لانا حلال صنعت کے لیے ایک اہم چیلنج پیش کرتا ہے، اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ صنعتکاروں کو بدلتے ہوئے ضوابط سے باخبر رہنا چاہیے اور ریگولیٹری اداروں کے ساتھ فعال طور پر مشغول رہنا چاہیے۔ معیاری بین الاقوامی ضوابط کی وکالت تعمیل کی کوششوں کو ہموار کر سکتی ہے اور ہموار مارکیٹ تک رسائی کو آسان بنا سکتی ہے۔ صنعت کی انجمنوں اور حکومتوں کے درمیان باہمی تعاون کی کوششیں صنعت کی ترقی کے لیے سازگار ریگولیٹری ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

عالمی مارکیٹ کے تغیرات:

ثقافتی تنوع کو سمجھنا حلال مارکیٹ کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس میں مختلف معاشرتی، مذہبی، اور ثقافتی ترجیحات شامل ہوتی ہیں جنہیں مد نظر رکھتے ہوئے مارکیٹ کو موفقیت کی راہ میں مدد ملتی ہے۔ یہاں کچھ اہم نکات ہیں: مختلف ملکوں اور علاقوں میں مختلف قوانین، ریگولیشنز، اور مقامی ضوابط ہوتے ہیں۔ حلال مارکیٹ کو محلی ضوابط اور قوانین کے مطابق کام کرنا ہوتا ہے تاکہ محلی سماجی اور قانونی معیاروں کی پابندی کی جاسکے۔ مصنوعات کو محلی ذائقہ اور ترجیحات کے مطابق ترتیب دینا ضروری ہے۔ مصنوعات کی پیشکش، شکل، اور عرض میں محلی ترجیحات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ محلی زبان، تقالید، اور ثقافتی معیارات کو مد نظر رکھتے ہوئے مارکیٹنگ اور تبلیغات کیا جاتا ہے۔ محلی زبان میں تبلیغات کرنا اور محلی طریقوں سے مارکیٹنگ کرنا موثر ہوتا ہے۔ مصنوعات کو محلی ضروریات اور متاثرہ افراد کے مطابق ترقی دینا ضروری ہے۔ ان کی ترقی اور بہتری کے لیے محلی ذائقوں اور ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے مصنوعات کو بہتر بنایا جاتا ہے۔ محلی اجتماعی، مذہبی، اور ثقافتی مسائل کا خیال رکھنا اہم ہے۔ اس سے نہ صرف مصنوعات کی قابلیت بلند کی جاتی ہے بلکہ مارکیٹ کے ساتھی اور صارفین کے درمیان اعتماد بھی بڑھتا ہے۔ ثقافتی تنوع کی معلومات اور ترجیحات کو سمجھنا حلال مارکیٹ کے لیے اہم ہے تاکہ وہ صارفین کو بہترین تجربہ فراہم کر سکے اور موفقیت حاصل کر سکے۔

مندرجہ بالا حلال انڈسٹری کو درپیش چیلنجز پیچیدہ اور کثیر جہتی ہیں۔ سرٹیفیکیشن کی پیچیدگیوں سے لے کر اخلاقی تحفظات تک، ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے باہمی تعاون اور فعال نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ مارکیٹ کی ان رکاوٹوں کو ختم کرنے کی صلاحیت نہ صرف اس کی پائیدار ترقی بلکہ عالمی منڈیوں پر اس کے اثرات کا تعین کرے گی۔ جیسا کہ حلال مصنوعات کی مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کو معیاری طریقوں کو قائم کرنے، سپلائی چین کی سالمیت کو بڑھانے، اور اخلاقی، پائیدار، اور تکنیکی اختراعات کو اپنانے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے، حلال مارکیٹ عالمی مارکیٹ میں خود کو ایک قابل اعتماد، شفاف، اور آگے کی سوچ رکھنے والی مارکیٹ کے طور پر کھڑا کر سکتی ہے۔

خلاصہ

حلال فوڈ مارکیٹ اس وقت سخت امتحان سے گزر رہی ہے اور موجودہ دور میں اس کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ سیرت طیبہ ﷺ کے اخلاقی اصولوں پر مبنی یہ مقالہ حلال فوڈ مارکیٹ کو درپیش کثیر جہتی مسائل پر روشنی ڈالتا ہے اور زیادہ لچکدار اور اخلاقی صنعت کے لیے حکمت عملی کا حل تجویز کرتا ہے۔ نمایاں ترین چیلنجز میں سے ایک سرٹیفیکیشن کے عمل سے متعلق پیچیدگی ہے۔ حلال سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کی پیچیدہ نوعیت نے صارفین اور کاروبار دونوں میں الجھن پیدا کر دی ہے۔ سیرت طیبہ ﷺ کی روح میں، جو شفافیت اور ایمانداری پر زور دیتی ہے، مقالہ اسلامی اصولوں کے مطابق سرٹیفیکیشن کے عمل کو آسان بنانے کی تجویز کرتا ہے۔

سپلائی چین کی سالمیت ایک اور اہم رکاوٹ کے طور پر ابھرتی ہے، جس میں کراس آلودگی سے لے کر مبہم سورسنگ کے طریقوں تک کے خدشات ہیں۔ لین دین میں انصاف اور دیانت کے سیرت طیبہ کے اصولوں سے تحریک حاصل کرتے ہوئے، مقالہ کاروباروں کو شفاف طریقوں کے ذریعے اپنی سپلائی چین کی حلال سالمیت کو برقرار رکھنے کی وکالت کرتا ہے۔ ثقافتی حساسیت، یا اس کی کمی، صارفین کی متنوع ترجیحات کو پورا کرنے میں ایک اہم مسئلے کے طور پر سامنے آتی ہے۔ سیرت طیبہ کی شمولیت اور افہام و تفہیم کی وکالت کاروباری اداروں کو ان کی حلال پیشکشوں میں ثقافتی باریکیوں پر غور کرنے کی ترغیب دیتی ہے، جس سے زیادہ جامع مارکیٹ کو فروغ ملتا ہے۔ اس کے حل کے لیے مقالہ سیرت طیبہ میں دیانتداری اور شفافیت کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگی پر زور دیتے ہوئے تصدیق کے عمل کو آسان بنانے اور معیاری بنانے کی وکالت کرتا ہے۔ شفافیت، ٹریس ایبلٹی، اور حلال معیارات کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط سپلائی چین مینجمنٹ سسٹم تجویز کیے گئے ہیں۔

کنزیومر ایجوکیشن ایک حل کے طور پر سینٹر اسٹیج لیتا ہے، اس مقالہ میں شفاف لیبلنگ اور کمیونیکیشن کی حکمت عملیوں پر زور دیا گیا ہے۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں، کاروباری اداروں پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ صارفین کے ساتھ مضبوط روابط استوار کرنے کے لیے دیانت اور امانت داری کے اصولوں کو اپنائیں۔ اسکے علاوہ ثقافتی حساسیت مجوزہ حلوں میں

ایک مرکزی نقطہ بنی ہوئی ہے، جو کاروباروں کو مصنوعات کی پیشکش کو متنوع بنانے اور زیادہ جامع انداز اپنانے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ مقالہ حلال فوڈ مارکیٹ کا وہ تصور پیش کرتا ہے جو سیرت طیبہ کے اخلاقی اصولوں کی عکاسی کرتا ہے، پائیداری اور شمولیت کو فروغ دیتا ہے۔

آخر میں، یہ مقالہ حلال فوڈ مارکیٹ کو درپیش چیلنجز کے بارے میں قابل قدر بصیرت فراہم کرتا ہے اور سیرت طیبہ ﷺ کے اخلاقی اصولوں کے مطابق عملی حل پیش کرتا ہے۔ شفافیت، اخلاقی کاروباری طریقوں اور ثقافتی حساسیت کو یکجا کر کے، مقالہ ایک لچکدار حلال صنعت کا تصور پیش کرتا ہے جو متنوع عالمی منڈی میں پھلنے پھولنے کے قابل ہو۔ سیرت طیبہ ﷺ کے اخلاقی فریم ورک کے ساتھ صف بندی صنعت کے ارتقاء کے لیے زیادہ پائیدار اور جامع مستقبل کی طرف مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تجاویز وسفارشات

حلال فوڈ مارکیٹ کو درپیش مسائل کا عصری مطالعہ کرنے اور سیرت طیبہ کے اصولوں کے تحت، حلال فوڈ مارکیٹ کو مضبوط بنانے کے لیے کئی اہم تجاویز اور سفارشات سامنے آتی ہیں۔

سب سے پہلے اور سب سے اہم، حلال سرٹیفیکیشن کے عمل کو معیاری بنانا اور آسان بنانا ناگزیر ہے، ایک شفاف اور متحد فریم ورک قائم کرنے کے لیے اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون کی ضرورت ہے۔ سپلائی چین کی سالمیت کو مضبوط انتظامی نظام نافذ کرنے اور ٹریس ایبلٹی کے لیے ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھا کر مضبوط کیا جا سکتا ہے۔

سیرت طیبہ کے اخلاقی اصولوں پر مبنی حلال مصنوعات کی صداقت پر زور دیتے ہوئے، صارفین کی آگاہی کی کمی کو دور کرنے کے لیے، مارکیٹنگ مہمات اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے صارفین کی تعلیم میں ایک ٹھوس کوشش ضروری ہے۔ صنعت کے اندر اعتماد کی تعمیر کو شفافیت کے کلچر کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے، جس کی علامت حلال سرٹیفیکیشن کے تسلیم شدہ نشان سے ہے۔ اسکے علاوہ ثقافتی طور پر حساس مصنوعات کی تنوع اور صنعت کا تعاون بھی شمولیت کے لیے بہت ضروری ہے۔ مسلسل تحقیق، تکنیکی انضمام، کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے اقدامات، تعلیمی پروگرام، اور اخلاقی طریقوں کی وکالت اجتماعی طور پر حلال فوڈ مارکیٹ کو ایک ایسی صنعت میں تبدیل کرنے کے لیے ایک جامع نقطہ نظر تشکیل دیتے ہیں جو سیرت طیبہ کے اخلاقی اصولوں سے ہم آہنگ ہو۔

مزید برآں، حلال فوڈ مارکیٹ کے اندر اخلاقی اور پائیدار طریقوں کے انضمام کی سفارش کی جاتی ہے، ذمہ دارانہ سورسنگ اور منصفانہ مزدوری کے طریقوں پر زور دیتے ہوئے سیرت طیبہ میں شمولیت کے اصولوں کے مطابق متنوع عالمی منڈیوں کے لیے ثقافتی حساسیت اور موافقت کی حکمت عملیوں کو فروغ دینا مختلف سیاق وسباق میں صنعت کی کامیابی کو یقینی بناتا ہے۔ معیاری بین الاقوامی ضوابط کی وکالت، پروڈیوسر اور صارفین کے درمیان شفاف مواصلاتی چینلز، اور واضح اور درست لیبلنگ کا عزم صنعت کی اخلاقی بنیاد کو مزید مضبوط کرتا ہے، اس کی مسلسل ترقی اور عالمی سطح پر مثبت اثرات کو یقینی بناتا ہے۔

مصادر ومراجع

1۔البقرہ، 168/2
2۔مفتی، یوسف عبدالرزاق، حلال انڈسٹری سے متعلق تحقیقی مقالات (اراکین شعبہ شرعی تحقیق، سنحا پاکستان 2021)
3 ۔الانعام، 138/6
4 ۔ البقرة، 267/2
5 ۔حنبل، امام احمد، (2004ء)، مسند احمد، دار المنہاج، بیروت، لبنان، ص 233، رقم 3672
6 ۔القشیری، ابو الحسین مسلم بن حجاج، (1997ء)، صحیح مسلم، باب وجوہ الطہارۃ للصلاۃ، دار العلمیہ، بیروت، لبنان، ج ا، ص 327، رقم 535
7 ۔الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن سورہ، (2007ء)، سنن ترمذی، دار السلام، بیروت، لبنان، ج 4، ص 233، رقم 2528
8 ۔الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، (2009ء)، المعجم الاوسط، دار العلمیہ، بیروت، لبنان، ج 5، ص 34، رقم 6495
9 ۔النساء، 10/4
10 ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، (2003ء) الصحیح، دار ابن کثیر، دمشق، ج 2، ص 14، رقم 2082
11 ۔الطیالسی، سلیمان بن داود بن الجار، ابوداود الطیالسی، (1999ء) مسند ابوداؤد الطیالسی، دار الہجر، ایران، ج 2، ص 321، رقم 970

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

12 ۔ صحیح بخاری، رقم2025

13 ۔ سنن ترمذی، رقم2518

14 ۔ صحیح بخاری، رقم2059

15 ۔المائدہ، 04/05

16 ۔الاحزاب، 21/33

17 ۔الفرقان، 07/25

18 ۔ سنن ترمذی، 1319

19 ۔ نفس مصدر، رقم1210

20 ۔ صحیح بخاری، رقم 2079

21 ۔ صحیح مسلم، رقم102

22 ۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، (2007ء)، سنن ابی داؤد، الرسالۃ العلمیہ، بیروت، ج2، ص345، رقم3488

23 ۔بنی اسرائیل، 35/17

24 ۔ہود 85/11

25 ۔المعجم الاوسط للطبرانی، رقم8610